نمبر ۷ | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۰ جولائی کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ حضرت ام المومنین رضہ کو عام کمزوری اور دل کی کمزوری کی شکایت ہے۔ حضرت ام ناصر احمد کو بھی ضعف دل اور بے خوابی کی شکایت ہے۔ احباب صحت اور توانائی کے لئے دُعا فرمائیں۔

۱۲- جولائی میجر اے۔ ایچ پولک کی نڈنگ افیسر ٹیریٹوریل فورس انبالہ تشریف لائے۔ اور آٹھ احمدی نوجوانوں کو بھرتی کیا۔ ابھی چند اور نوجوانوں کی ضرورت ہے ۞

۱۳- جولائی کو لاہور سے چوہدری غلام رسول صاحب کی اہلیہ کی نعش بذریعہ لاری لائی گئی۔ جنازہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں ۞

ریاست کشمیر کے متعلق پارلیمنٹ میں سوالات

جناب سید زین العابدین صاحب کے سرینگر سے اخراج کا معاملہ پارلیمنٹ میں

(لنڈن سے "الفضل" کا خاص تار)

لنڈن سے ۱۲- جولائی کو جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے نے الفضل کے نام حسب ذیل تار ارسال فرمایا ہے:-

لفٹیننٹ کرنل ایلپن ممبر پارلیمنٹ نے ۱۰- جولائی کو پارلیمنٹ میں وزیر ہند سے دریافت کیا۔ کہ کشمیر میں مسلمانوں کے مصائب کے ازالہ اور اسمبلی کے قیام کے لئے گلینسی کمیشن کی سفارشات پر کہاں تک عمل کیا گیا ہے۔ وزیر ہند نے جواب دیا۔ کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات پر کشمیر گورنمنٹ کے احکام کا خلاصہ اپریل ۱۹۳۲ء میں پریس میں آچکا ہے۔ یہ بھی بیان کیا۔ کہ کانسٹی ٹیوشنل اصلاحات کے متعلق رپورٹ کی طرف پوری توجہ دی جارہی ہے اور مئی ۱۹۳۲ء میں جو فرنچائز کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ وہ اسی کا پہلا قدم سمجھنا چاہیئے ۞

کرنل ایلپن نے یہ بھی دریافت کیا۔ کہ شیخ محمد عبداللہ صاحب پریذیڈنٹ کشمیر مسلم کانفرنس کو کس بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔ وزیر ہند نے جواب دیا۔ کہ ۲۵ مئی کو سرینگر کے مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں فساد ہو گیا جس سے مزید بدامنی پیدا ہوئی۔ اور کشمیر گورنمنٹ نے ۳۰ مئی کو شیخ محمد عبداللہ صاحب اور دیگر سات اشخاص کو قیام امن اور جان و مال کے مزید خطرہ کا انسداد کرنے کے خیال سے گرفتار کر لیا ۞

کرنل ایلپن نے مزید دریافت کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ سید زین العابدین صاحب جو پرائم منسٹر کو ملنے کے لئے جا رہے تھے۔ کیا انہیں ریاست سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ اور اگر ایسا کیا گیا۔ تو کن وجوہات کی بنا پر۔ وزیر ہند نے جواب دیا۔ کہ مجھے سید صاحب کے اخراج کے متعلق کچھ علم نہیں۔ اور ضمنی سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا۔ کہ وہ سید زین العابدین صاحب کے معاملہ میں تحقیقات کریں گے ۞

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

ایران میں روسی مال کا بائیکاٹ

طہران کی ایک تازہ خبر مظہر ہے۔ کہ اینگلو پرشین آئیل کمپنی کے ساتھ اجارہ کی شرائط عوام الناس کے لئے تسلی بخش ہیں۔ لیکن ایرانی تاجروں کو سوویٹ حکومت کے خلاف شکایات پیدا ہو رہی ہیں۔ کیونکہ روس کے تجارتی ایوان واقعہ طہران نے ایرانی پیداوار کی خرید بہت کم کر دی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ نرخ گرائے جائیں۔ ایرانی تاجر ہر جگہ احتجاجی جلسے کر کے حکومت سے مداخلت کی استدعا کر رہے ہیں۔ جوابی طور پر روسی مال کے بائیکاٹ کی تحریک بھی شروع ہو گئی ہے۔ حکومت ایران کو بھی اس صورتِ حالات سے مطلع کیا گیا ہے۔ کہ یہ بات حکومت کے طے کردہ قانون اور پالیسی کے خلاف ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ میں بجٹ پر بحث کے دوران میں بھی بعض نمائندوں نے اس امر کا تذکرہ کیا۔ حکومت ایران اس بارے میں بہت جلد ایک یادداشت حکومت روس کو بھیجنے والی ہے۔

ایران میں تجارت خارجہ کی اجارہ داری

یونائیٹڈ پریس مقیم طہران راوی ہے۔ کہ حکومت ایران نے درآمد اور برآمد کا توازن قائم رکھنے کے لئے ایک قانون نافذ کر دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کوئی ایرانی سوداگر کسی شے کو باہر ارسال کرنے کا مجاز قرار دیا جانے سے قبل ایک ایسا سرٹیفکیٹ پیش کرے۔ کہ وہ بیان کردہ مقدار سے زیادہ برآمد نہ کرے گا۔ چونکہ دنیا کی مارکیٹ کساد بازاری کے حالات میں ایرانی مال کی ایک محدود مقدار سے زیادہ نہیں خرید سکتی۔ اس لئے ایران کی حکومت نے ایسا انتظام کیا ہے۔ کہ اس کے ملک میں درآمد برآمد سے بڑھنے نہ پائے۔ یہ قانونِ اجارہ فروری ۱۹۳۱ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اور جولائی ۱۹۳۲ء میں جب اس کی دوسری قرأت ہوئی۔ اور اب منظور ہو گیا ہے۔

مصطفےٰ کمال پاشا اور ان کے پرانے رفقاء میں مصالحت

معلوم ہوا ہے۔ کہ کمال پاشا کے وہ تمام رفقاء کار جو آپ سے ناراض تھے۔ اب ان کے ساتھ دوبارہ مل رہے ہیں۔ ۵ جون کو حکومت ترکیہ کا ایک سرکاری اعلان شائع ہوا۔ کہ علی فواد پاشا قسطنطنیہ سے انگورہ آ رہے ہیں۔ کمال پاشا نے ان کا

پارلیمنٹ میں جناب سید زین العابدین صاحب کا ذکر

حال ہی میں جب جناب سید زین العابدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے ماتحت وزیر اعظم کشمیر سے ملاقات کرنے کے لئے سرینگر پہونچے۔ تاکہ کشمیر کی موجودہ بدامنی کے متعلق اصل حالات پیش کریں۔ تو گورنر کشمیر نے ان کے سرینگر پہونچتے ہی یہ حکم دے دیا۔ کہ واپس چلے جائیں۔ اس سراسر تحکمانہ کارروائی کے متعلق ۱۰۔ جولائی کو ہوس آف کامنز میں پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے وزیر ہند کو توجہ دلائی۔ جس پر سر سیمول ہور نے کہا۔ کہ اس وقت انہیں سید زین العابدین صاحب کے ریاست سے اخراج کے متعلق گورنمنٹ ہند کی طرف سے اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

امید ہے۔ کہ اب تک اس بارے میں گورنمنٹ ہند نے اطلاع بھیجدی ہوگی۔ اور پھر اس معاملہ کو پورے زور کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔ (یہ نوٹ لنڈن کا تار آنے سے قبل لکھا گیا تھا۔)

استقبال کیا۔ اور ان کے اعزاز میں بہت شاندار دعوت دی۔ پاشا موصوف پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ رافت پاشا بھی واپس آ گئے ہیں۔ اور کسی سفارت پر مامور ہونگے۔ نورالدین پاشا ممبر پارلیمنٹ ہونگے۔ رحقی بے واشنگٹن میں ترکی سفیر مقرر کئے جائیں گے۔ جسٹس رؤف پاشا جو حال ہی میں ہندوستان آئے تھے۔ اور ڈاکٹر عدنان نیز ان کی بیگم خالدہ ادیب خانم نے بھی انگورہ واپس آنے کی اجازت طلب کی ہے۔ جو امید ہے دے دی جائے گی۔ صرف کاظم قرابکر پاشا۔ اور جمال پاشا سے تاحال تصفیہ نہیں ہوا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ان سے بھی جلد مصالحت ہو جائے گی۔

آذربائیجان میں روئی کی کاشت

آذربائیجان اگرچہ ایک اسلامی ملک ہے۔ مگر اس وقت اس پر بالشویکی نظام حکومت مسلط ہے۔ حکومت روس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس ملک کو روئی کی کاشت کا مرکز بنا دیا جائے کیونکہ مصری روئی کی کاشت کے لئے یہاں کی آب و ہوا موزون ہے۔

عراق و شام کے درمیان برقی لائن

بیروت کی خبر مظہر ہے۔ کہ حکومت فرانس نے عراق کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ایک ایسی برقی لائن قائم کی جائے۔ جس کے ذریعہ بغداد اور دمشق کے درمیان ٹیلیفون جاری ہو جائے۔ حکومت عراق نے یہ سکیم منظور کر لی ہے۔ اور جلد ہی اسے عملی صورت دی جائے گی۔

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے موقعہ پر بعد مشورہ نمائندگان فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ "قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مختصر نوٹوں کے ساتھ جس قدر جلد ممکن ہو۔ شائع کر دیا جائے۔ دوست اپنی اپنی جگہ کوشش کر کے دو ہزار پیشگی قیمت دینے والے خریدار مہیا کر دیں"

اس فیصلہ کی نقول دو مرتبہ قبل ازیں احباب کی خدمت میں پہنچائی جا کر تحریک کی جا چکی ہے۔ اب پھر گزارش ہے۔ کہ دوست کوشش کے ساتھ خریدار مہیا فرمائیں۔ اور پیشگی قیمت ساڑھے سات روپیہ فی نسخہ کے حساب سے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال کرا دیں۔ یہ کام نہایت سرعت سے ہونا چاہیئے۔ تاکہ کام طباعت کا جلد سے جلد ہاتھ میں لیا جا سکے۔ ناظر تالیف و تصنیف

جناب سید زین العابدین صاحب کی نقل و حرکت

پالم پور سے ہوتے ہوئے جناب سید زین العابدین شاہ صاحب قادیان پہونچے۔ اور یہاں سے لاہور خاص کام کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۱۰۔ جولائی ۱۹۳۳ء ۱۲ بجے رات کے واپس تشریف لائے۔ اور ۱۲۔ جولائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آمدہ تار کی تعمیل میں معہ ایک وفد کے پالم پور تشریف لے گئے

ممبران احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کو اطلاع

(۱) چونکہ تعطیلات موسم گرما کی وجہ سے کالج بند ہو گئے ہیں اس لئے یکم اکتوبر تک کے لئے خط و کتابت۔ اور ترسیل چندہ کے لئے ممبران مندرجہ ذیل پتے نوٹ فرمالیں۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پریذیڈنٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۷ | قادیان دارالامان ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

دیانندجی نے ہندوؤں کو پہلے سے زیادہ مصائب میں مبتلا کر دیا

آریوں کی طرف سے اپنے رشی کی صریح مخالفت

دیانندجی اور ہندودھرم

ہندودھرم کو حالات زمانہ کے مطابق بنانے کے لئے علاوہ دیگر اصحاب کے دیانندجی نے بھی سرگرم کوشش کی اور چونکہ وہ زیادہ ہوشیار واقع ہوئے تھے۔ اس لئے ان کی آؤبھگت بھی زیادہ ہوئی۔ لیکن جس طرح یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی انسانی طاقت انسان کے مردہ جسم میں جان ڈال سکے۔ اسی طرح یہ بھی محال ہے۔ کہ کوئی انسان کسی مردہ مذہب کو زندہ کر سکے۔ اس وجہ سے دیانندجی باوجود اس کتر بیونت کے جو انہوں نے ہندودھرم میں کی۔ اور باوجود ان عجیب وغریب تاویلات وتشریحات کے جو انہوں نے پیش کیں۔ نہ صرف ہندودھرم کو ہندوؤں کے لئے فائدہ رساں نہ بنا سکے۔ بلکہ انہوں نے اس کے مضرات میں پہلے سے بھی زیادہ اضافہ کر دیا۔ اور وہی ہندو جنہوں نے یہ سمجھ کر دیانندجی کی ہر الٹی سیدھی بات مان لی تھی۔ کہ وہ ویدک دھرم کے بوسیدہ کھنڈرات پر نئی عمارت تیار کر سکیں گے۔ اب یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو گئی ہے۔

ہندوؤں کی پہلے سے بدتر حالت

چنانچہ دیانندجی کا ایک خاص فدائی جس نے اپنی زندگی ان کے مشن کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور اس غرض سے دو اخبار بھی جاری کئے ہوئے ہیں۔ یعنی مہاشہ کرشن وہ اپنے روزانہ اخبار "ملاپ" (۲۰ جولائی) میں لکھتے ہیں:۔

"آریہ جاتی کی گری ہوئی حالت کو دیکھ کر رشی دیانند نے کسی وقت درد بھرے لہجہ میں کہا تھا۔ "پھر اس کا بھی کچھ بنے گا" جو حالت اس وقت تھی جبکہ رشی کے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے تھے۔ وہی یا اس سے بدتر آج ہے۔ ایک دردمند دل سے اب بھی یہی آہ نکلتی ہے۔ کہ اس کا کیا بنے گا۔ ایک طرف وہ دیکھتا ہے کہ ساری دنیا میں حرکت اور زندگی ہے۔ دوسری قومیں ترقی کی شاہراہ پر سرپٹ دوڑ رہی ہیں۔ دوسری طرف وہ دیکھتا ہے کہ اس کی قوم اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی جڑوں کو کاٹ رہی ہے"۔

ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا

ان الفاظ سے جہاں اس انتہا درجہ کی عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو لکھنے والے کے دل میں دیانندجی کے متعلق ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ باوجود اس قدر عقیدت رکھنے کے یہ کہنے پر مجبور ہے۔ کہ دیانندجی کی سرگرمیوں اور کوششوں نے "آریہ جاتی" کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور اس کی حالت آج پہلے سے بھی بدتر ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیئے تھا۔ کیونکہ اپنی نفسانی خواہشات کے ماتحت کسی مذہب کو ڈھانے والا بجائے اس کے کہ اسے معقولیت کے مطابق بنائے۔ اور زیادہ خرابی پیدا کر دینے کے سوا کیا کر سکتا ہے یہی دیانندجی کی حالت میں ہوا۔ انہوں نے ویدک دھرم کے نام سے جو احکام ہندوؤں کے لئے پیش کئے۔ اور جن پر عمل کرنا ضروری قرار دیا۔ ان کی وجہ سے ہندوؤں کو مذہبی رنگ میں تو کیا فائدہ پہونچ سکتا تھا۔ ان کی معاشرتی۔ اور تمدنی حالت بھی پہلے سے بدتر ہو گئی۔ اور جو آریہ یہ کہتا ہے۔ کہ آریہ جاتی کی حالت اس وقت سے آج بدتر ہے۔ جبکہ دیانندجی اس کی اصلاح کے مدعی بن کر کھڑے ہوئے تھے۔ وہ ایک حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔ گو یہ حقیقت آریوں کے لئے نہایت ہی تلخ ہے۔

دیانندجی کے خلاف آریوں میں احساس

اگرچہ دیانندجی کی ایک ایک بات کو جسے انہوں نے ویدک دھرم کی مقدس کتب کے حوالوں کی بنا پر پیش کیا۔ اور جس پر عمل کرنا ضروری ٹھیرایا۔ نہایت ہی نقصان رساں۔ اور بربادی بخش ثابت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وقت صرف وہ چند باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کے نقصانات کا احساس خود آریوں میں بھی پیدا ہو چکا ہے۔ اور وہ سخت نالاں نظر آتے ہیں:۔

"ملاپ" کا بیان

ہندوؤں میں عورتوں کی بے جا آزادی اور خودسری نے جو طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اگرچہ اس کے خلاف تمام ہندو اخبارات بہت شور مچا رہے ہیں۔ لیکن اخبار "ملاپ" نے کہ یہ بھی آریہ اخبار ہے۔ ہندوؤں میں "اغوا کی وبا" کا ذکر کرتے ہوئے اس کے اسباب اور وجوہات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس کے بیان کردہ وجوہات سب کے سب وہی ہیں۔ جو دیانندجی کے پیدا کردہ۔ اور ان کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں نہایت اہم احکام کی ذیل میں درج ہیں:۔

دیانندجی اور بیواؤں کی شادی

"ملاپ" نے پہلی وجہ یہ پیش کی ہے۔ کہ

"ہندوؤں کی بدقسمتی دیکھئے۔ کہ ان پر ڈبل مار پڑ رہی ہے ایک طرف وہ دقیانوسی ہندو ہیں۔ جو اب بھی ودھواؤں کی شادی کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اعلےٰ خاندانوں میں یہ خیال بیٹھا ہوا ہے۔ کہ ودھوا وواہ صرف ادنےٰ درجہ کے لوگوں کے لئے ہے۔ اور جو لوگ ودھوا وواہ کے حق میں ہیں۔ وہ بھی جب کبھی ودھوا وواہ کے حق میں کہیں گے۔ تو ساتھ یہ شرط ضرور لگا دیں گے۔ کہ جو ودھوائیں وواہ نہ کریں۔ وہ ساکشات دیویاں ہیں۔ لیکن جو ایسی زندگی بسر نہ کریں۔ وہ بے شک پنر وواہ کر لیں"۔

گویا بقول "ملاپ" ہندوؤں پر "ڈبل مار" اس لئے پڑ رہی ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ "ودھواؤں کی شادی کو اچھا نہیں سمجھتے"۔ اسے "صرف ادنےٰ درجہ کے لوگوں کے لئے" قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف جو "ودھوا وواہ کے حق میں ہیں"۔ وہ بھی یہ کہتے ہیں۔ کہ جو ودھوائیں وواہ نہ کریں۔ ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ لیکن جو ایسی زندگی بسر نہ کر سکیں وہ دوبارہ شادی کر لیں۔ اگر یہ ہندوؤں کے لئے "ڈبل مار" ہے۔ اور فی الواقعہ ہے۔ تو اس کا موجب دقیانوسی ہندو نہیں بلکہ زمانہ حال کے "مہرشی" اور ہندو دھرم کے "مصلح اعظم" دیانندجی ہیں۔ جنہوں نے بیواؤں کے متعلق بعینہٖ وہی تعلیم دی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"برہمن۔ کھشتری اور ویش ورنوں میں کھشت یونی عورت

اور کھشترت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے۔" (ستیارتھ پرکاش ایڈیشن چہارم صفحہ ۱۳۰)

اس سے کیا نتیجہ نکلا۔ یہ کہ دیانند جی "ودھواؤں کی شادی کو اچھا نہیں سمجھتے" نیز یہ کہ ان کے نزدیک "ودھوا وواہ صرف ادنےٰ درجہ کے لوگوں کے لئے ہے۔" کیونکہ براہمن۔ کھشتری۔ اور ویش اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے لئے انہوں نے ودھوا وواہ کرنے کی ممانعت کی ہے۔

اب جو ہندو اسی قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ انہیں "دقیانوسی ہندو" نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ انہیں تو چودھویں صدی کے مہرشی دیانند جی مہاراج کے خاص عقیدت مند اور موجودہ زمانہ کے روشن خیال ہندو کہنا چاہیئے۔ اور تمام ہندوؤں کو ایسے ہی خیالات رکھنے کی تلقین کرنی چاہیئے:۔

آریوں پر تعجب

تعجب ہے۔ ایک طرف تو آریہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ساری دُنیا کو وُہ ویدک دھرم قبول کر لینا چاہیئے۔ جو دیانند جی نے پیش کیا ہے۔ اور یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ اس کے سوا دینی اور دُنیوی کامیابی کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لیکن دوسری طرف وُہ لوگ جو بیواؤں کے معاملہ میں دیانند جی کی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ انہیں دقیانوسی کہتے اور ہندوؤں کی بدقسمتی کا نشان قرار دیتے ہیں۔

بن بیاہے رہنے کی تلقین

پھر جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ بیوائیں اگر بغیر بیاہ کے رہ سکیں تو یہ بہت اعلےٰ درجہ کی بات ہے۔ ہاں اگر وُہ نہ رہ سکیں۔ تو مکرر بیاہ کر لیں۔ انہیں بھی دقیانوسی کہا گیا ہے۔ حالانکہ وُہ جو کچھ کہتے ہیں۔ دیانند جی کے مقابلہ میں بہُت کم ہے۔ دیانند جی نے تو سب مردوں۔ عورتوں کے لئے بن بیاہے رہنا اچھا قرار دیا ہے۔ لیکن جو ایسی زندگی بسر نہ کر سکیں۔ انہیں ایک ہی دفعہ بیاہ کرنے اور پھر نیوگ سے متمتع ہونے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ مکرر بیاہ کی ممانعت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر عورت مرد برہم چریہ میں قائم رہنا چاہیں۔ تو کوئی خرابی برپا نہ ہوگی۔ .... اور اگر برہم چریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں۔" (ستیارتھ صفحہ ۱۳۰)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جو ہندو یہ کہتے ہیں۔ کہ ودھوائیں پُنر وواہ نہ کریں۔ وُہ ساکشات دیویاں ہیں۔" وُہ دیانند جی کے حکم کے عین مطابق کہتے ہیں۔ البتہ اتنی کمزوری ضرور دکھاتے ہیں کہ جو بیوائیں ایسی زندگی نہ بسر کر سکیں۔ ان سے اپنے رشی کے ارشاد کے مطابق نیوگ کرانے کی بجائے رشی کی صریح ہدایت کے خلاف پُنر وواہ کی اجازت دیتے ہیں۔ پس ان کا اگر کوئی قصور ہے۔ تو یہ کہ نیوگ کی بجائے مکرر بیاہ کے حامی ہیں۔ نہ یہ کہ جو بیوائیں شادی نہ کرنا چاہیں۔ انہیں ساکشات قرار دیتے ہیں۔

آریوں کے لئے بیاہ یا نیوگ

دیانند جی نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ

"اگر نفس پر قادر رہ سکیں۔ یعنی بیاہ یا نیوگ بھی نہ کریں۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو ایسے نہیں ہیں۔ ان کا بیاہ۔ اور آپت کال یعنی لاچاری کی حالتوں میں نیوگ ضرور ہونا چاہیئے۔" (ستیارتھ صفحہ ۱۳۳)

اب چاہیئے تو یہ کہ آریہ صاحبان یہ کوشش کریں۔ کہ نوجوان لڑکے لڑکیوں کا قطعاً بیاہ ہی نہ کریں۔ البتہ جب دیکھیں۔ کہ وُہ اپنے نفس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ تو ان کا صرف ایک بار بیاہ کر دیں جیسا کہ دیانند جی نے دوسری جگہ صاف لکھ دیا ہے۔ کہ

"دوجوں (اعلےٰ ذات کے ہندوؤں) میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے۔ دُوسری بار نہیں" (ستیارتھ صفحہ ۱۳۴)

بیاہ کے بعد لاچاری کی حالتوں میں جن کی تشریح دیانند جی نے خود کر دی ہے۔ اور یہاں تک اجازت دے دی ہے۔ کہ اگر اپنی عورت کے حاملہ ہونے کی وجہ سے مرد سے۔ اور اپنے خاوند کے بیمار ہونے کی وجہ سے عورت سے نہ رہا جائے۔ تو وُہ دُوسرے کی عورت اور غیر مرد سے تعلقات پیدا کر لے (ستیارتھ صفحہ ۱۳۹) اس نیوگ کو جاری کریں۔ لیکن آریہ اس کا تو کسی حالت میں نام بھی نہیں لینا چاہتے۔ اور اس بات پر ہی سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ کہ ہندو مرد و عورت ضرور بیاہ کریں۔ اور اس طرح دیانند جی نے جس بات کو "ٹھیک" قرار دیا ہے۔ اسے غلط ثابت کر رہے ہیں:۔

شادی کرنے کی عمر

ہندو عورتوں میں خرابی پیدا ہونے کی دوسری وجہ "ملاپ" نے یہ پیش کی ہے:۔ کہ

"مغرب زدہ ہندو اس بات سے قطعاً لاپرواہ معلوم ہوتے ہیں۔ کہ لڑکیوں کی عمر کیا ہے۔ وُہ چاہے بیس یا پچیس۔ تیس برس کی ہو جائیں۔ انہیں ان کی شادی کا کوئی فکر نہیں۔"

اور ہندوؤں کو تلقین کی ہے۔ کہ

"اب وقت آ گیا ہے۔ کہ لڑکیوں کو بڑی عمر تک بلا شادی شدہ رکھنے کے خلاف ایک زبردست جہاد شروع ہونا چاہیئے تاکہ ہندو سوسائٹی میں یہ وبا زیادہ نہ پھیل سکے۔"

لیکن اس بارے میں بھی دیانند جی کی تعلیم کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور ان کے ارشاد پر تھوڑا بہت عمل کرنے کی کوشش کرنیوالے ہندوؤں کو "مغرب زدہ" کہہ دیا گیا ہے۔ حالانکہ وُہ دوسروں کی نسبت زیادہ دیانند جی کے پیرو کہلانے کے مستحق ہیں۔ کیونکہ ان کے پیش نظر اپنے رشی کا یہ ارشاد ہے

"سولھویں برس سے لیکر چوبیسویں برس تک لڑکی اور پچیسویں برس سے لیکر اڑتالیسویں برس تک مرد کی شادی کا وقت اچھا ہے۔ ان میں سے جو سولہ برس اور پچیس برس میں بیاہ کرے۔ تو ادنےٰ درجہ کا۔ اگر اٹھارہ بیس برس کی عورت۔ اور تیس اور پینتیس ۳۵ یا چالیس برس کا مرد ہو تو درمیانہ درجہ کا۔ اور اگر چوبیس برس کی عورت اور اڑتالیس برس کے مرد کا بیاہ ہو۔ تو اعلےٰ درجہ کا ہے۔" (ستیارتھ صفحہ ۹۴)

الفاظ بالکل صاف اور مطلب نہایت واضح ہے۔ کہ اعلیٰ درجہ کا بیاہ دیانند جی کے نزدیک ۲۴ برس کی عورت اور ۴۸ برس کے مرد کا ہے لیکن بجائے اس کے کہ اس عمر کے بیاہوں کو رواج دیا جائے "ملاپ" ان کے خلاف ایک زبردست جہاد شروع کرانا چاہتا ہے اور اپنے رشی کی تعلیم کو ملیامیٹ کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ۲۴ برس سے قبل کسی ہندو عورت کا اور ۴۸ برس سے قبل کسی ہندو مرد کا بیاہ نہ ہونے پائے۔ اور اس کے بعد بیاہ کر کے دیانند جی کی رُوح کو خوش کیا جائے:۔

لڑکی کا خود خاوند تلاش کرنا

تیسری وجہ ہندو عورتوں میں اغوا کی وبا پھیل جانے کی "ملاپ" نے یہ بیان کی ہے۔ کہ "مغرب زدہ ہندو اس بات میں اب کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔ کہ ان کی لڑکیاں اپنے ور (خاوند) آپ تلاش کرتی رہیں"

پے بہ پے ایک آریہ سماجی اخبار میں دیانند جی کی تعلیم کی صریح مخالفت دیکھ کر۔ اور مخالفت بھی وُہ جو اس تعلیم کو ہندوؤں کی تباہی و بربادی کا موجب ثابت کرتے ہوئے کی جا رہی ہے۔ کہنا پڑتا ہے کہ آریہ صاحبان اپنے رشی سے بالکل روگردان ہو چکے ہیں۔ سابقہ امور کے علاوہ "ملاپ" نے ہندو لڑکیوں کا اپنے لئے آپ خاوند تلاش کرنا بھی بدچلنی اور آوارگی کا موجب ٹھیرایا ہے۔ حالانکہ اس کے متعلق دیانند جی غیر مشتبہ الفاظ میں خود ارشاد فرما گئے ہیں۔ کہ

"حیض آنے سے تین برس بعد لڑکی خاوند تلاش کرے۔ اور جو اپنے لائق ہو۔ اس کو بیاہے۔" (ستیارتھ صفحہ ۹۶) پھر فرماتے ہیں "لڑکا لڑکی کے اختیار میں بیاہ کا ہونا افضل ہے۔" (صفحہ ۹۷)

اب جو ہندو اپنی نوجوان لڑکیوں کو اپنے رشی کے حکم کی تعمیل میں اس بات کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ وُہ اپنے خاوند آپ تلاش کریں ان پر زبان طعن دراز کرنا اور انہیں شرم و حیا سے عاری بتانا دراصل رشی دیانند کو اس کا مورد قرار دینا ہے۔ جنہوں نے یہ حکم دیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ آریوں کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ کہ ان کا وار کہاں پڑتا ہے۔ اور وُہ اس بات کے لئے مجبور ہو چکے ہیں۔ کہ دیانند جی نے ان کے سامنے جو تعلیم پیش کی ہے۔ اس کی کھلم کھلا مخالفت کریں لیکن یہ مخالفت دیانند جی تک ہی محدود نہیں رہ سکتی۔ بلکہ ویدک دھرم کی جڑوں کو بھی کاٹ رہی ہے۔ اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ویدک دھرم کو دیانند جی بھی اپنی ساری کوشش صرف کرنے کے باوجود ہندوؤں کے لئے نصب العین نہ بنا سکے۔ بلکہ انہیں اور زیادہ مصائب اور مشکلات میں مبتلا کر گئے

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا صحیح مطلب

اہلحدیث کا برخود غلط نامہ نگار

اخبار "اہلحدیث" کا ایک برخود غلط نامہ نگار جسے اپنے علم پر بہت گھمنڈ ہے۔ اخبار مذکور مجریہ ۹ر جون ۱۹۲۳ء میں "ناممکل نبی" کے عنوان سے ایک احمدی کے دلائل کے سامنے کسی غیر احمدی مولوی کی عاجزی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

" دعوت وارشاد کے سلسلہ میں ایک مولوی صاحب کی ایک مرزائی سے جھڑپ ہو گئی۔ ادھر سے مولوی صاحب نے آیت و احادیث پیش کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ "لا نبی بعدی" مرزائی صاحب فوراً ارشاد فرمانے لگے۔ کہ یہ "لا" کلیۃً نبوت کا استغاء نہیں کرتا۔ اس کی تائید میں اور احادیث ملتی ہیں۔ جن سے میرے دعوے کی صداقت میں تمہیں شبہ نہیں رہیگا مشہور حدیث ہے۔ لا صلواۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب × × × اس میں "لا" نماز کی کلیۃً نفی نہیں کرتا۔ اسی طرح حدیث میں ہے۔ لا وضوء لمن لم یقرء باسم اللہ یعنے جو شروع وضو میں بسم اللہ نہ پڑھے۔ اس کا وضو ناقص ہوتا ہے۔ لیکن ہو تو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ جن سے یہ امر متحقق ہوتا ہے۔ کہ "لا" اپنے مابعد بیان کی تنقیص کے لئے آتا ہے۔ استغار کے لئے نہیں مولوی صاحب تو اس مغالطہ میں پھنس گئے۔ مگر ہم یہاں جواب دیتے ہیں"

اس بلند بانگ دعوے کے بعد نامہ نگار مذکور غیر احمدی مولوی صاحب کی بجائے اپنے آپ کو پیش کرتا ہوا لکھتا ہے

" اس ترقی یافتہ زمانہ میں" لا نبی بعدی "سے بقول آپ کے کلیۃً نفی نہیں۔ بلکہ تنقیص ثابت ہوتی ہے۔ تو اس ادھورے اور ناممکل نبی کو ہم کیسے تسلیم کرلیں۔ نبی ہو اور نامکمل"

تکمیل و تنقیص نسبتی امور ہیں

جب ہم کسی شخص کے متعلق تکمیل یا تنقیص میں سے کسی ایک کا حکم لگائیں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہو گی۔ کہ کسی دوسرے کی نسبت سے یہ ناقص ہے یا مکمل۔ جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ "لا نبی بعدی" میں کامل نبی کی نفی کی گئی ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جنہوں نے "لا نبی بعدی" فرمایا ہے۔ (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) ان جیسا کامل نبی اب نہیں ہو گا گیس گو اس میں کمال کی نفی کی گئی ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے کمال کی نسبت سے۔ اور یہ امر مسلمہ فریقین ہے۔ اور حقیقی طور پر کامل نبی کہلانے کے مستحق رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہی ہیں۔ اگرچہ اپنی اپنی جگہ ہر نبی کامل ہے۔ اور ہمارا عقیدہ تو یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے قبل جتنے نبی آئے۔ وہ سب حضور کی نبوت کے لئے بطور ارہاص آئے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تشریف لائے۔ تو جس کامل نبی کی آمد کا جو انتظار تھا۔ وہ ختم ہو گیا۔ اسلئے حضور نے فرمایا۔ "لا نبی بعدی" یعنے کامل نبی جس کی آمد کی بشارتیں تمام انبیاء دیتے چلے آئے ہیں۔ وہ آگیا۔ اب میرے بعد کامل نبی کی انتظار نہ کرو۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد حضور کے کمال کی نسبت سے کامل نبی نہیں آئیگا یہی محاورہ ایک دوسری حدیث میں بھی آیا ہے۔ فرمایا اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد کسریٰ نہ ہو گا۔ اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد قیصر نہ ہو گا

(بخاری کتاب الایمان والنذور)

اس حدیث کے متعلق عینی شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے "ای لا یملک مثل ما یملک ھو" اور نووی شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۶ میں لکھا ہے۔ "قال الشافعی وسائر العلماء معناہ لا یکون کسریٰ بالعراق ولا قیصر بالشام کما کان فیہ زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم" یعنے مراد یہ ہے۔ کہ اس کسریٰ کی شان کا کوئی کسریٰ نہ ہو گا۔ اور اس قیصر کی شان کا کوئی قیصر نہ ہو گا۔ اسی طرح حدیث "لا نبی بعدی" کا یہ مطلب ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شان کا نبی آپ کے بعد نہ ہو گا +

دوسرے جواب کی حقیقت

آگے چل کر نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں۔ "دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ "لا" سے تنقیص اسوقت لازم آتی ہے جب منقص منہ کا بھی ذکر موجود ہو۔ جیسا کہ آپ کی پیشکردہ حدیث میں نماز کے لئے فاتحۃ الکتاب اور وضو کے لئے بسم اللہ منقص منہ مذکور ہیں۔ آپ یہ بتلائیں۔ کہ "لا نبی بعدی" میں منقص منہ کیا چیز ہے"؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نامہ نگار کی یہ بات کہ "لا" سے تنقیص اس وقت لازم آتی ہے۔ جب منقص منہ کا بھی ذکر موجود ہو مسلم نہیں۔ وجہ یہ کہ اس کے لئے کسی نحو کی کتاب سے استشہاد پیش نہیں کیا گیا۔ اور یہ دلیل کہ "پیشکردہ احادیث میں منقص منہ مذکور ہے" صحیح نہیں۔ کیونکہ اس سے قاعدہ کلیہ ثابت نہیں ہوتا۔ نیز حدیث اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ سے بھی اس کی تردید ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں بھی منقص منہ مذکور نہیں۔ مگر باوجود اس کے یہ مسلمہ فریقین ہے کہ یہاں "لا" نفی کمال کے لئے آیا ہے۔

تیسرے جواب کی حقیقت

تیسرا جواب نامہ نگار صاحب نے یہ دیا ہے۔ کہ "لا" کے بعد جب نکرہ آتا ہے۔ تو منطقیوں کے نزدیک ایسے جملہ کو سالبہ کلیہ کہا جاتا ہے۔ جس سے مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ مبتداء کے ہر فرد سے خبر کی نفی ہوتی ہے"۔ مجھے اس جواب پر بھی وہی اعتراض ہے جو دوسرے جواب پر کیا گیا ہے۔ کیونکہ زبان عرب اس خود ساختہ اور مفروضہ اصل کی تائید نہیں کرتی۔ دیکھئے "لافتیٰ الا علی" میں "لا" نکرہ پر داخل ہوا ہے۔ مگر کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ حضرت علی رضؓ کے سوا دنیا میں کوئی جوان نہیں؟ اسی طرح حدیث اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ سے بھی اس دعویٰ کی تغلیط ظاہر ہے۔ کیونکہ کسریٰ اور قیصر جو "لا" کے مدخول علیہ ہیں۔ نکرہ ہیں۔ مگر باوجود اس کے تمام افراد کسریٰ و قیصر کی نفی مراد نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ منطقی اصول کو نامہ نگار سمجھا ہی نہیں۔ نکرہ پر "لا" داخل ہونے سے جملہ کے سالبہ کلیہ ہو جانے سے یہ مترشح نہیں۔ کہ جنس کے تمام افراد کا سلب ہی مراد ہو۔ بلکہ کمال کا سلب بھی مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ مثالوں سے ثابت کیا گیا ہے

لا نفی کمال کے لئے بھی آتا ہے

نامہ نگار آخر میں لکھتا ہے۔ "اگر "لا" سے مابعد کی کلیۃً نفی نہیں ہوتی۔ تو ہم بھی ایک دو آیات پیش کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ (۱) لا غولٌ فیھا ولا تاثیم (۲) فلا کیل لکم عندی (۳) فلنأتینھم بجنود لا قبل لھم بھا کیا ان آیات میں "لا" اپنے مابعد کی کلیۃً نفی نہیں کرتا"

ہاں کلیۃً نفی کرتا ہے۔ اس سے کون انکار کرتا ہے۔ کہ بعض دفعہ "لا" اپنے مابعد کی کلیۃً نفی کرتا ہے۔ مگر اس سے بھی تو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ بعض دفعہ نفی کمال کے لئے آتا ہے۔ جیسا کہ ہم بہت سی مثالوں سے ثابت کر آئے ہیں۔ اور ہمارا دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ "لا نبی بعدی" میں "لا" نفی کمال کے لئے آیا ہے۔ آپ بھی اسکی تصدیق کر گیا

نامہ نگار کی جہالت

ایک بات مزید عرض کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ نامہ نگار نے آیت لا غولٌ فیھا ولا تاثیم کو پیش کر کے اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ آیت مذکورہ میں "لا" بمعنی لیس ہے۔ اور زیر بحث حدیث میں "لا" نفی جنس کا ہے۔ پس اس کو اس پر قیاس کرنا نامہ نگار

بائبل کے چارسو نبی

کیا چیلنج اسی طرح منظور کیا جاتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے "بائبل میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے چارسو نبی نے ایک بادشاہ کی فتح کی خبر دی۔ اور وہ غلط نکلی۔" اس عبارت پر اہلحدیث ۳۰ر ستمبر ۱۹۳۲ء میں اعتراض کیا گیا۔ اور اسے نعوذ باللہ دجل" "تحریر پر تزویر" اور بدترین خیانت" قرار دیا گیا۔ میں نے اخبار الفضل" ۲۰ر نومبر ۱۹۳۲ء میں اس کا مفصل اور مسکت جواب دیا۔ اور بائبل سے اس بیان کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت کر دی۔

چیلنج کے الفاظ

نیز اہلحدیث کے نامہ نگار کی تحریف اور غلط بیانی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"معترض نے اپنی عبارت کے آخری حصہ میں جناب میکایاہ کے مدمقابل جن نبیوں کا آنا بیان کیا ہے۔ ان کی تعداد چارسو تسلیم کر لی ہے۔ اور یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ "خدا نے بادشاہ کو ہلاک کرنے کے لئے ایک بدروح کے ذریعہ ان کو فتح کی خبر دی۔" گویا یہ خبر بھی خدا نے دی۔ مگر بدروح کے ذریعہ معاملہ صاف ہے۔ تعداد چارسو۔ خبر غلط نکلی۔ لفظ نبی موجود ہے معترض کہتا ہے۔ کہ یہ "کافر نبی" تھے۔ "بت پرست" تھے۔ ہمارے نزدیک ان بائبلی نبیوں کی کچھ ہی حقیقت کیوں نہ ہو۔ مگر یہ سراسر غلط ہے۔ کہ بائبل میں جناب میکایاہ والے چارسو نبیوں کو کافر اور بت پرست لکھا ہے۔ ایسا کہنا جھوٹ ہے۔ افتراء ہے۔ کذب بیانی ہے۔ اگر اہلحدیث کو اپنے بیان کی صداقت کا دعوے ہے۔ تو اس کا ثبوت بائبل کے الفاظ سے دکھائے مگر خدارا یہ نہ کرے۔ کہ خود الفاظ لکھ کر باب اور آیت کا نمبر لکھ دے۔ جیسا کہ ۳۰ر ستمبر کے اہلحدیث میں کیا گیا ہے۔ بلکہ بائبل کے اصل لفظ لکھیں۔"

غیر متعلق جواب

اس چیلنج پر اہلحدیث کا نامہ نگار بہت بگڑا ہے۔ وجہ یہ کہ میں نے بائبل کے الفاظ سے دکھانے کا کیوں مطالبہ کیا۔ اور اس کی تحریف پر سے پردہ کیوں اٹھا دیا۔ اور بجائے جواب دینے یا اعتراف حق کرنے کے لکھتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے۔

"اس پیشگوئی (یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک الخ) میں صاف لفظوں میں بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح اس زمانہ سے پہلے وفات پا جائیں گے جبکہ وہ رسول مقبول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظاہر ہوگا"
(تریاق القلوب)

اب ناظرین غور فرمائیں۔ کیا یہ ہمارے چیلنج کا جواب ہے۔ افسوس کہ "اہلحدیث" کے نامہ نگاروں میں بھی حق جوئی کا مادہ قریباً معدوم ہے۔ ورنہ وہ حضرت اقدس کی عبارت مکمل نقل کرتا۔ حضرت اقدس کی تحریر میں منقولہ عبارت کا ملحق یوں ہے

"جبکہ وہ رسول مقبول ظاہر ہوگا۔ جو مخالفوں کے اعتراضات سے ان (حضرت عیسےٰؑ) کے دامن کو پاک کرے گا۔ کیونکہ اس آئت کریمہ میں لف نشر مرتب ہے۔ پہلے وفات کا وعدہ ہے۔ پھر رفع کا پھر تطہیر کا۔ اور پھر یہ کہ خداتعالےٰ ان کے متبعین کو ہر ایک پہلو سے غلبہ بخش کر مخالفوں کو قیامت تک ذلیل کرتا رہے گا۔" (تریاق القلوب)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئت قرآنی کے اصل الفاظ پیش کر کے۔ واضح اور صاف پیشگوئی کی تشریح فرما دی۔ اب اس سے بڑھ کر کیا ظلم ہوگا۔ کہ اس صاف بیان کو "اہلحدیث" کا نامہ نگار اپنے مضمون پر اعتراض کے جواب میں پیش کرتا ہے۔ جس میں اس نے "سلاطین اول باب ۱۶" کی طرف ایک طویل عبارت منسوب کی۔ حالانکہ اس سارے باب میں نہ وہ عبارت لفظاً نہ معناً موجود ہے۔ نہ ہی اس جگہ چارسو نبیوں کا ذکر ہے۔ نہ بعل کے پجاریوں کا بیان۔ نہ ایلیاہ کے انہیں قتل کرنے اور نہ ہی میکایاہ کا مکالمہ مذکور ہے۔ یہ تمام باتیں نامہ نگار نے از خود اس باب کی طرف منسوب کر دیں۔ تا اللہ تعالےٰ اسے بتائے۔ کہ میرا فرمودہ "انی مھین من اراد اھانتک" بالکل حق ہے۔

نامہ نگار کی ایک طفلانہ حرکت

مشہور مثل ہے "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" اہلحدیث کے پاس ہمارے چیلنج کا کوئی جواب نہیں۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ صاف بات تھی۔ کہ بائبل کی عبارت پیش کر دیتا۔ اور ہمارے بیان کردہ حوالہ جات پر کوئی اعتراض کرتا مگر اس نے جو کچھ کیا۔ وہ اوپر درج ہو چکا ہے۔ اخیر مضمون پر لکھا ہے۔

"ہمارا بصد ہزار اصرار دعوے ہے کہ وہ چارسو اشخاص جن کی متفقہ خبر غلط نکلی۔ اور جن کو مرزا صاحب نے اپنی غلط نکلنے والی پیشگوئی پر بطور نظیر پیش کیا ہے۔ وہ جھوٹے نبی تھے۔ اٹھو اگر تم میں حق وصداقت ذرہ بھر بھی موجود ہے۔ تو اس معاملہ پر کسی متبع بائبل عیسائی عالم کو منصف مقرر کر لو۔ جس کی آسان صورت یہ ہے۔ کہ پادری سلطان محمد صاحب پال اڈیٹر اخبار نور افشاں یا پادری عبدالحق صاحب۔ دونوں میں سے ایک کو منصف بنالیں میری پیشگوئی ہے۔ کہ تم لوگ ہرگز ہرگز اس میدان میں نبرد آزما نہ ہو گے کیوں۔ ع

وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

چند روز انتظار کر کے ہم خود ہی اس راز کو افشا کریں گے۔ کہ وہ چارسو نبی مرزا صاحب کی طرح کے نبی تھے۔"
(اہلحدیث ۳ر مارچ ۱۹۳۳ء)

ناظرین کرام! ۲۰ر نومبر کے الفضل کے جواب میں ۳ر مارچ کو اہلحدیث یہ جواب دیتا ہے۔ اور اب (جولائی ۱۹۳۳ء) تک انتظار کے باوجود اہلحدیث کو "اس راز کے افشاء" کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ ہوگی۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ اہلحدیث کی اس حرکت کا نام کیا رکھوں۔ کیونکہ صریح عاجز ہونے کے باوجود "بصد ہزار اصرار دعوے" کا اعلان کر رہا ہے۔ غالباً اسے اطمینان ہے۔ کہ اس کے پڑھنے والوں میں ابھی تک ایک تعداد ایسے خوش فہم لوگوں کی موجود ہے جو دعوے اور ڈھٹائی میں فرق نہیں کر سکتی۔ طریق فیصلہ کیا عجیب ہے۔ کہ پادری پال یا پادری عبدالحق کو منصف مان لو۔ اور پھر مزید ستم ظریفی یہ کہ پیشگوئی بھی کر دی۔ کہ تم ان کو منصف نہ مانو گے۔ ہاں سچ ہے اسی لئے تو تم نے ان کی طرف رجوع کیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ کس بے وقوف نے ان مولویوں کو بتا دکھا ہے۔ کہ اسلام جیسے پاکیزہ مذہب سے مرتد ہونے والے ایک خدا کی بجائے تین خداؤں کا عقیدہ

رکھنے والے۔ عقل میں۔ فہم میں۔ آسمانی کتابوں کے سمجھنے میں توحید پرستوں اور قرآن مجید کے متبعین سے بڑھکر ہوتے ہیں؟؟

یہ عیسائی پادری بالخصوص مرتدین اسلام اگر ایسے ہی باانصاف ہوتے۔ تو ازروئے بائیبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت نہ سمجھ سکتے۔ یہ کوتاہ بین نظریں جو درخشندہ آفتاب کو نہ دیکھ سکیں۔ وہ اور کونسی حقیقت کو معلوم کرسکیں گی۔ اہلحدیث کا یہ بیان کس قدر انصاف سے دور ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بیان عیسائیوں کے بالمقابل پیش کیا ہے۔ اس میں پادری پال یا پادری عبدالحق کو حکم مان لیا جائے۔ پادری پال کا مبلغ علم اور بائیبل دانی۔ پادری عبدالحق کا مبلغ علم اور بائیبل فہمی میں خوب جانتا ہوں۔ اہلحدیث عاجز آکر اب احمدیت کے بالمقابل ہزیمت خوردہ پادریوں کو اپنا مددگار بنانا چاہتا ہے۔ اور غالباً اسی لئے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری پادری پال کو "عزیز برادر پادری" لکھا کرتے ہیں تا ضرورت کے وقت کام آئے۔

یاد رکھیں ضعف الطالب والمطلوب۔ یہ لوگ آپ لوگوں کی مدد نہیں کرسکتے۔ بایں ہمہ اگر اہلحدیث کو اپنے ان عزیز برادروں کی گواہی ضرور پیش کرنی ہے۔ تو انہیں آگاہ کردے کہ حلفیہ شہادت ادا کرنی ہوگی۔ اور تحریری۔ تا ایک دنیا گواہ ہو۔ اگر وہ اس کے لئے مستعد ہوں۔ تو ان کی طرف سے ایک تحریر یا اعلان اس بارہ میں شائع کرادیں۔ بہرحال اہلحدیث کا "قادیانی چیلنج منظور" لکھنا بالکل غلط ہے۔ یہ چیلنج منظور کرنے کا طریق نہیں۔ بلکہ محض پہلوتہی ہے۔ (خاکسار اللہ دتا جالندہری)

وفاتِ مسیحؑ ناصری کا اعلان

مجلس خلافت پشاور کے زیر اہتمام مسجد قاسم علی خان میں جو میلاد النبیؐ کی مجلس حال میں منعقد ہوئی۔ اس میں سب سے پہلی تقریر جناب عبدالقیوم خان بیرسٹر ایٹ لاء نے کی انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے ۵۷۰ سال بعد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ میرے خیال میں یہ پہلی مرتبہ ہے۔ کہ غیر احمدی حضرات کے پبلک جلسہ میں برسرعام ایک معزز غیر احمدی نے وفات مسیحؑ کا اس طرح اعلان کیا (احمد گل سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ پشاور)

تاریخ اسلام

سلطنتِ ایران کا خاتمہ

نہاوند کی فتح کے بعد مسلمانوں نے ہمدان کو مسخر کیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہاں بغاوت ہوگئی۔ اور مقامات پر بھی جیسا کہ سابقہ مضامین میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ ایرانی آئے دن بغاوتیں برپا کرتے رہتے تھے۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مختلف سرداروں کے ماتحت فوج کے کئی حصے کرکے انہیں حکم دیا۔ کہ ایران کو مسخر کرکے امن وامان قائم کریں اس ارشاد کی تعمیل میں مسلمان جس طرف بھی بڑھے فتح وکامرانی ان کے ہمرکاب تھی۔

خراسان پر مسلمانوں کا قبضہ

جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ خراسان کے شہر مرو شاہجہان میں یزدجرد شاہ ایران پناہ گزین تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کی تعمیل میں حضرت احنف بن قیس نے اس پر حملہ کیا۔ اور پہلے ہرات کو فتح کرلیا۔ اور پھر مرو شاہجہان کی طرف بڑھے۔ یزدجرد نے جب یہ خبر سنی۔ تو وہ شہر چھوڑ کر مرورود کے مقام پر جا پہنچا۔ حضرت احنف نے جب اس مقام کا قصد کیا۔ تو وہاں سے بھاگ کر بلخ میں جا دم لیا۔ تازہ دم فوج کے پہنچنے پر جو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کے ماتحت حضرت احنف کی مدد کے لئے بھیجی گئی تھی۔ آپ نے بلخ کا قصد کیا۔ یزدجرد مقابل پر آیا۔ مگر شکست کھا کر بھاگا۔ اور دریائے جیحوں کو عبور کرکے ترکستان میں پہنچ گیا۔ اور اس طرح تمام خراسان پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔

یزدجرد کا عبرتناک انجام

یزدجرد جب ترکستان کے دارالسلطنت فرغانہ میں پہنچا تو خاقان نے اس کی بہت عزت وتکریم کی۔ اور ایک زبردست فوج لے کر دوبارہ اس کے لئے خراسان حاصل کرنے کی غرض سے حملہ کردیا۔ خاقان تو مرورود پر حملہ آور ہوا۔ لیکن یزدجرد نے مرو شاہجہان پر چڑھائی کی۔ اور شہر کا محاصرہ کرلیا۔ لیکن خاقان کو احنف کے مقابل پر سخت ناکامی ہوئی۔ اور وہ مونہہ کی کھا کر بھاگا۔ اسکی فوج کے نامی گرامی پہلوان کام آئے۔ اس شکست کو دیکھ کر یزدجرد نے بھی محاصرہ سے ہاتھ اٹھالیا۔ اور چلا آیا۔ یزدجرد کے وہ سردار اور امراء جو اس وقت تک بھلے دنوں کی انتظار میں اس کا ساتھ دے رہے تھے۔ پے بہ پے ناکامیوں اور ہزیمتوں سے بددل ہوکر سمجھ گئے۔ کہ اب اس کا اقبال یاور نہیں۔ اس لئے انہوں نے وہ تمام زر وجواہر اور مال ومتاع جو اس کے قبضہ میں تھا چھین لیا۔ اور اسے انتہائی افلاس کی حالت میں خاقان کے پاس فرغانہ میں جانا پڑا۔

اہل عرب اور ایران

اس طرح تمام کا تمام ایران مسلمانوں کے زیرنگین ہوگیا اور وہ عظیم الشان سلطنت جس کی صرف چند سال قبل دنیا میں کوئی مثال نہ تھی۔ اور جو قوت وطاقت اور شان وشوکت میں وحید العصر تھی۔ جس کے حکمران نے چند ہی سال قبل اپنے ایک ماتحت گورنر کو ہدایت کی تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گرفتار کرکے میرے سامنے پیش کرو۔ اسے بکریوں کے ان چرواہوں نے جن کے اندر اسلام لانے سے پہلے کوئی تنظیم نہ تھی۔ جن کے پاس کوئی دولت نہ تھی۔ سامان جنگ نہ تھا۔ جو تعداد میں نہایت قلیل تھی۔ جن کے سفراء کی تھوڑے ہی روز قبل شاہ ایران کے دل میں جو قدرومنزلت تھی۔ اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔ کہ اس نے مٹی کا ایک بورا منگوا کر ان کے رئیس کے سر پر رکھدیا تھا۔ اس نے اس قدر قلیل عرصہ میں ایران کے چپہ چپہ پر قبضہ کرلیا۔ اس کے جابر وزبردست فرمانروا کے سر غرور کو نیچا کردیا۔ اس کی بے پناہ نوج جنگی قوتوں اور تمام تدابیر کو کالعدم کرکے رکھ دیا۔ اور آتشکدۂ ایران کو چشم زدن میں ٹھنڈا کردیا۔

بے مثال واقعہ

دنیا کی تاریخ میں اقوام کی فتوحات اور شکستوں کی بیشمار مثالیں موجود ہیں۔ لیکن اس قسم کی کوئی مثال تاریخ پیش نہیں کرسکتی۔ کہ اس قدر پریشان حال۔ فلاکت زدہ۔ متفرق ومنتشر اور کم عقل قوم نے اتنے قلیل عرصہ میں ایک ایسی زبردست سلطنت کا خاتمہ کردیا ہو۔ اس کا نام ونشان مٹا دیا ہو۔ درآنحالیکہ اس کی توجہ ساتھ ساتھ ایک اور ویسی ہی زبردست اور پرشان وشکوہ سلطنت کی طرف بھی رہی ہو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت

پھر جب تاریخ ایسی کوئی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے اور مادی اسباب پر نظر رکھتے ہوئے ایک انسان اس انقلاب عظیم کو کبھی باور ہی نہیں کرسکتا۔ تو پھر غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس کی تہ میں کیا راز ہے۔ جو چیز بظاہر ناممکنات سے ہے۔ وہ کس طرح ممکن ہوگئی۔ اور جو شخص بھی تعصب سے بالا ہوکر اس پہلو سے غور کرے گا۔ اسے ماننا پڑے گا۔ کہ یہ سب انعامات اہل عرب پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ہوئے۔ اور آپ نے ہی دنیا کی پست اور ذلیل ترین قوم کو دنیا کی اہم ترین اور طاقتور اقوام پر غالب کردیا۔ جو آپ کی صداقت اور آپ کے مؤید من اللہ ہونے کی ایک ایسی زبردست دلیل ہے۔ جس کا رد منطقی دلائل اور فلسفی اصطلاحات سے ممکن نہیں ہو

فاروق اعظم کی تقریر

ایران پر مسلمانوں کے کامل قبضہ کی اطلاع جب مدینہ منورہ میں پہونچی - فاروق رضؓ نے منادی کے ذریعہ تمام مسلمانوں کو مسجد نبویؐ میں طلب کیا - اور پھر مجمع عام میں ایک تقریر فرمائی جس میں انہیں یہ خوشخبری سنائی - کہ آتش پرستوں کی حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہے - اور اب ان کے ملک کے چپہ چپہ پر خدا تعالےٰ کے پرستار قابض ہیں - اللہ تعالیٰ نے یہ انعام تم پر اس لئے کئے ہیں - کہ تمہارے اعمال دا فعال کو جانچے - اس لئے تمہیں چاہیئے - کہ دینی حالت میں کسی قسم کا تغیر واقع نہ ہونے دو - بلکہ پہلے سے بھی زیادہ روحانیت میں ترقی کرو - کیونکہ یہی وہ چیز ہے - جس کے ذریعہ تم نے یہ عروج حاصل کیا ہے - اور اگر یہی تم نے چھوڑ دی - تو تمہارا زوال بھی لازمی ہوگا - اور اللہ تعالیٰ یہ تمام انعام و اکرام تم سے چھین کر کسی اور قوم کو دے دیگا - جو اس کی اہل ہوگی -

عرب میں قحط

سکلہ ھجری کے آخری ایام میں عراق - شام - اور مصر میں شدید طاعون نمودار ہوئی - جس کے ساتھ ہی عرب میں سخت قحط بھی پڑا - قحط سے اہل عرب کو بچانے کے لئے حضرت عمرؓ نے بہت جد و جہد کی - اور تمام عاملوں کو لکھا - کہ غلہ روانہ کریں - چنانچہ حضرت عمرو بن العاص نے مصر سے بیس جہاز بھر کر روانہ کئے - اس غلہ کو آپ نے ایک مکان میں محفوظ کر کے حسب ضرورت حاجتمندوں میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا - آپ کو مسلمانوں کی اس تکلیف کا اس قدر احساس تھا - کہ آپ نے عہد کیا - کہ جب تک یہ بلا دور نہ ہوگی - میں گھی اور دودھ استعمال نہیں کرونگا - انہی ایام میں آپ نے صحابہ کے ساتھ نماز استسقاء پڑھی - جس کے دوران میں ہی بارش شروع ہو گئی - اور ملک کو قحط کی مصیبت سے نجات ملی -

اسلامی افواج میں وبائے طاعون

اسلامی فوجوں میں طاعون کے نمودار ہونے کی خبر سن کر حضرت عمر رضؓ خود شام کی طرف روانہ ہوئے - مقام سرغ میں سپہ سالاران اسلام نے آپ کا استقبال کیا - اور عرض کیا کہ طاعون زدہ علاقہ میں آپ نہ جائیں - اور اس کی ممانعت کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی گئی - اس لئے آپ نے جانیکا ارادہ فسخ کر دیا - وبائے طاعون سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کا انتقال ہو گیا - سپہ سالار اعظم حضرت ابو عبیدہ بن الجراح - حضرت معاذ بن جبل - یزید بن ابی سفیان عامل دمشق وغیرہ سردار انتقال کر گئے - اس مصیبت میں مبتلا ہونیکی وجہ سے اسلامی فتوحات کا سلسلہ رک گیا - حضرت فاروق اعظم نے اسی سال مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافروں کی آسائش کے لئے مسافر خانے تعمیر کرائے اور کنوئیں لگوائے - اور خانہ

تحقیق الادیان

حضرت مسیح کا صلیب سے زندہ اترنا

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب پر چند گھنٹے لٹکائے جانے اور ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑے جانے کے باوجود ان کے فوت نہ ہونے پر اخبار "اہلحدیث" میں اظہار تعجب کیا گیا ہے - اور مضمون نگار نے اس بناء پر جو اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا ہے - اس کا جواب مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندہری مبلغ بلاد شام نے دیدیا ہے - میں انجیل کے رو سے دکھانا چاہتا ہوں - کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے -

پہلا حوالہ

متی ۱۲ / ۳۹ و ۴۰ میں لکھا ہے - کہ جب یہود کے فقیہی اور فریسی حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس جمع ہو کر آئے - اور انہوں نے کوئی نشان طلب کیا - تو حضرت مسیح نے ان کو جواب دیا "اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں - مگر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا کیونکہ جیسے یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا - ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا"

اس عبارت سے واضح ہے - کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہو سکتے - بلکہ جس طرح حضرت یونس ؑ مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکل آئے تھے - اسی طرح حضرت مسیح ؑ بھی صلیب پر سے زندہ ہی اتر آئیں گے - اور جیسے حضرت یونس ؑ پر اسباب موت جمع ہو کر بھی موت وقوع پذیر نہ ہوئی تھی - یہاں بھی موت واقع نہ ہوگی - پس حضرت مسیح ؑ کی یہ پیشگوئی ظاہر کر رہی ہے - کہ آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے - بلکہ وہاں سے زندہ اتر آئے -

دوسرا حوالہ

حضرت مسیح کے صلیبی موت سے بچنے کے متعلق دوسرا حوالہ یہ ہے - کہ آپکو جب پیلاطوس کی عدالت میں پیش کیا گیا - تو پیلاطوس کی بیوی نے اسے کہلا بھیجا "تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ میں نے آج خواب میں اس کے سبب سے بہت دکھ اٹھایا ہے"

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے - کہ اگر الٰہی منشا یہ ہوتا - کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوں - تو کیا وجہ ہے کہ پیلاطوس کی بیوی کو خدا تعالےٰ نے خواب کے ذریعہ سے یہ تحریک کی - کہ وہ اپنے خاوند کو روکے - اس سے تو پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو صلیب کی موت سے بچانا چاہتا تھا - کہ خدا تعالےٰ کا یہ منشا تھا - کہ مسیح صلیب پر سے بچ جائیں -

تیسرا حوالہ

حضرت مسیح نے صلیب دئے جانے سے پیشتر نہایت عاجزی سے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ یہ صلیبی موت ٹل جائے چنانچہ لوقا ۲۲ / ۴۲-۴۴ میں لکھا ہے - "وہ ان سے بمشکل الگ ہو کر پتھر کے ٹپے سے آگے بڑھا - اور گھٹنے ٹیک یوں دعا مانگنے لگا - کہ اے باپ اگر تو چاہے - تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا دے تاہم میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو - اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا - وہ اسے تقویت دیتا تھا - پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دل سوزی سے دعا مانگنے لگا - اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا - جب دعا سے اٹھ کر شاگردوں کے پاس آیا - تو انہیں غم کے مارے سوتا پایا"

پھر عبرانیوں ۵ / ۷ میں لکھا ہے - کہ یہ دعا قبول ہوئی -

"اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں - جو اس کو موت سے بچا سکتا ہے - اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی" - اسی طرح متی ۲۷ / ۴۶ میں لکھا ہے "تب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا - ایلی ایلی لما سبقتنی - کہ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا - ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ اللہ تعالےٰ کا حضرت مسیح سے وعدہ تھا - کہ وہ اسے صلیبی موت سے نجات دے گا - تبھی تو لما سبقتنی کہا - پس خدا تعالیٰ کا وعدہ کرنا - حضرت مسیح کی گریہ وزاری اور دعا کرنا - اور اس دعا کا قبول ہونا - یہ تمام امور یقینی طور پر ثابت کرتے ہیں - کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے - بلکہ وہاں سے زندہ اتر آئے -

چوتھا حوالہ

حضرت مسیح ؑ کو جمعہ کے دن صلیب پر لٹکایا گیا - اور آپ کے ساتھ دو چوروں کو بھی یہی سزا دی گئی - اگلا دن چونکہ سبت کا تھا - اور یہود کے نزدیک رات دن سے پہلے ہوتی ہے - اس لئے صلیب پر سے چوروں کو اتار کر ان کی ہڈیاں توڑ دی گئیں - مگر انجیل سے یہ ثابت ہے - کہ حضرت مسیح کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں - اور جب ایک سپاہی نے ایک بھالے سے ان کے جسم کو چھیدا - تو اس سے خون نکلا - جو اس بات کی علامت تھی کہ آپ فوت نہ ہوئے تھے - بلکہ زندہ تھے - چنانچہ یوحنا ۱۹ / ۳۱-۳۴ میں لکھا ہے - "چونکہ تیاری کا دن تھا - یہودیوں نے پیلاطوس سے درخواست کی - کہ ان کی ٹانگیں توڑی جائیں - اور لاشیں اتاری جائیں - تاکہ سبت کے دن صلیب پر نہ رہیں

کیونکہ وہ سبت ایک خاص دن تھا۔ پس سپاہیوں نے آکر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں۔ جو اس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ لیکن جب انہوں نے یسوع کے پاس آکر دیکھا۔ کہ وہ مر چکا ہے۔ تو اس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ مگر ان میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی۔ اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہ نکلا“

اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ تبھی تو آپ کے جسم سے خون بہ نکلا

پانچواں حوالہ

انجیل سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ کے بعد اپنے شاگردوں سے ملے۔ اور ان سے مچھلی لے کر کھائی۔ چنانچہ لوقا ۳۶-۴۳ میں لکھا ہے۔

”اس نے ان سے کہا۔ تم کیوں گھبراتے ہو۔ اور کس واسطے تمہارے دل میں شک پیدا ہوتا ہے۔ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو۔ کہ میں ہی ہوں۔ مجھے چھو کر دیکھو۔ کہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی۔ جیسا مجھ میں دیکھتے ہو۔ اور یہ کہہ کر اس نے انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ جب مارے خوشی کے ان کو یقین نہ آیا اور تعجب کرتے تھے۔ تو اس نے ان سے کہا۔ کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے اسے بھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔ اس نے لیکر ان کے روبرو کھایا“

اس حوالہ سے بھی یہ بات واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہ ہوئے۔ بلکہ اس سے زندہ اتر آئے تھے۔

(ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل ”جامعہ“)

کشمیر کے ہندو وزراء کی مسلم کش پالیسی اور میر واعظ کی غدارانہ روش

اخبار ”انقلاب“ ۱۲؍جولائی نے اپنے نامہ نگار خصوصی کا ایک مضمون حالات کشمیر کے متعلق شائع کیا ہے جسکا ضروری اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جب ۱۲؍جولائی ۱۹۳۱ء کے قیامت خیز واقعہ کے بعد راجہ ہری کشن کول نے عنان وزارت سنبھالی۔ تو آپ نے اپنا تمام تر زور اس بات کے مشہور کرنے کیلئے صرف کیا۔ کہ مسلمانان کشمیر کی جدوجہد حقوق طلبی کے لئے نہیں۔ اور نہ عمال حکومت کی چیرہ دستیوں کا نتیجہ ہے۔ بلکہ محض ہندو مسلم مناقشات کا کرشمہ ہے۔ جو فرقہ وار فسادات کی شکل اختیار کر رہا ہے ورنہ مسلمانان ریاست کو مہاراجہ بہادر کی حکومت کے خلاف کوئی شکایت نہیں۔ اور نہ اصلاحات کے طالب ہیں۔ اس نظریہ کو تقویت دینے کیلئے ایک طرف تو ہندوؤں کو بھڑکایا گیا۔ اور دوسری طرف چارناگ اور میر پور وغیرہ کے متعلق مسلم مظالم کی فرضی داستانیں تراش کر برطانوی ہند، حکومت ہند اور دربار کشمیر کو ان سے بدظن کرانے کی انتہائی کوشش کی گئی۔ اور یہ پروپیگنڈا ایسی خوش اسلوبی سے کیا گیا۔ کہ کچھ عرصہ تک تو مسلمانوں کے مطالبات ضمنی امور میں الجھ کر رہ گئے۔ بالآخر گلنسی کمیشن کی سفارشات سے دنیا پر واضح ہوا۔ کہ مسلمانوں کی شکایات اپنے ہموطنوں کے خلاف نہ تھیں۔ بلکہ حکومت کے گوناگوں مظالم کے خلاف تھیں۔

کرنل کالون کا عہد

مسٹر بی جے گلانسی کا تقرر راجہ ہری کشن کول کے اقتدار کے خاتمہ کا پیش خیمہ تھا۔ اس کے بعد عنان وزارت ایک انگریز کرنل کالون کے سپرد ہوئی۔ کرنل کالون کے سامنے آسان کام نہ تھا۔ ایک طرف ان پر گلنسی کمیشن کی سفارشات کے مطابق عمل کرنے کے فرائض عائد تھے دوسری طرف انہیں اندرونی سازشوں کا مقابلہ کرنا تھا۔ جو ان کی وزارت کو ناکام بنا رہی تھیں

کرنل کالون کے خلاف سازش

دربار کشمیر اس سے قبل وزراء کی باہمی سازشوں کے لئے کافی شہرت حاصل کر چکا ہے چنانچہ خود دلال کمیشن رپورٹ نے اس حقیقت کو الم نشرح کیا۔ کہ کس طرح سرالبین بنرجی سابق وزیر خارجہ کو دوسرے وزراء نے ناکام بنانے کی کوشش کی۔ اور کس طرح انکی واپسی پر باقی وزراء آپس میں ایک دوسرے کی ناکامی کا سامان پیدا کرتے رہے۔ کرنل کالون کی وزارت بھی ان روایتی مناقشات اور سازشوں سے محفوظ نہ رہ سکی۔ اور اس ضمن میں سب سے شدید غلطی مسٹر۔ ڈی۔ این۔ ہتہ۔ آئی۔ سی۔ ایس کا تقرر تھا۔ جن کو مشیر مال کا عہدہ سپرد کیا گیا۔ مسٹر ہتہ اپنے گریڈ کی رو سے کرنل کالون سے سینیئر تھے۔ اور انہیں کبھی یہ گوارا نہ تھا۔ کہ وہ کرنل کالون کے ماتحت کام کریں۔ اس کے سوا اور بھی کئی عناصر تھے۔ جو ایک انگریز وزیر اعظم کی مخالفت میں برسر کار اور ٹھاکر کرتار سنگھ وزیر خزانہ کی سرکردگی میں مصروف عمل تھے۔ ان سازشوں کی داستان جو گزشتہ ایکسال میں عمل میں آئی ہیں۔ ایک علیحدہ باب ہے۔ اس جگہ فقط اتنا بیان کرنا مقصود ہے۔ کہ شروع میں ان سازشوں کا بیشتر حصہ اس وجہ سے ناکام رہا۔ کہ کرنل کالون کے تقرر کے ساتھ ہی ریاست کے طول و عرض میں امن ہو گیا تھا۔ اور یہ ایک ایسی بات تھی جو انگریز وزیر اعظم کی کامیابی کا بہترین ثبوت تھی۔ اور ہر چند کہ مسلمانوں کے مطالبات کا بیشتر اور اہم ترین حصہ ابھی تشنہ تکمیل تھا۔ تاہم عوام کو کرنل کالون کے ارادوں پر بد اعتمادی پیدا نہ ہوئی تھی۔ مخالف پارٹی کی تمام تر توجہ اس طرف ہوئی کہ وزیر اعظم کی کامیابی کے اس طلسم کو توڑا جائے چنانچہ راجہ ہری کشن کول کے عہد کے سرکاری ایجنٹ میر واعظ یوسف شاہ کو آلہ کار بنایا گیا۔ اور اسے یہ لالچ دیا گیا۔ کہ اگر وہ اپنے رسوخ کو عمل میں لائے۔ اور مسلمانوں کے موجودہ سیاسی نظام آل کشمیر مسلم کانفرنس کو تہس نہس کر کے اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا چاہے۔ تو حکومت انکی مدد کرے گی۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے خلاف سازش

غرض حکومت کے ایجنٹوں نے مسلمانان ریاست کی واحد اور ہمہ گیر اور مقتدر سیاسی جماعت آل کشمیر مسلم کانفرنس کے خلاف شر انگیز پروپیگنڈا شروع کیا۔ کہ اس مقتدر جماعت کے کارکن احمدی ہیں۔ اور احمدی رہنماؤں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ اخبارات میں اس مذہبی اختلاف کی زبردست تشہیر کی گئی۔ اور گو ریاست میں اس مخالفت کی چنداں حقیقت نہ تھی لیکن بیرونی اخبارات میں واقعات کو اس طرح بڑھا چڑھا کر بیان کیا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اگر احمدی راہنما معاملات کشمیر سے دستکش ہو جائیں۔ تو احمدیت کے یہ مخالفین بھی کشمیر مسلم کانفرنس کے معاون بن کر اس کی قوت کا باعث بنیں گے۔

اخباری پروپیگنڈا کے سوا متعدد سرکاری ایجنٹوں نے اہل کشمیر کی لیڈری کے چند بھی خواہ کشمیر کمیٹی کے بعض معزز اراکین کو غلط واقعات سنا کر اور غلط تاویلات پیش کر کے اس امر پر آمادہ کر لیا۔ کہ کشمیری مسلمانوں کے احساسات مٹانے کی غرض سے کشمیر کمیٹی کی ہیئت ترکیبی کو تبدیل کیا جائے۔ کشمیر کمیٹی کے معزز ارکان پوری نیک نیتی سے کام کرتے ہوئے بھی دشمنان اسلام کی اس چال سے دھوکا کھا گئے۔ اپنے پرانے نظام کو جس کے ذریعہ سے کمیٹی نے مسلمانان کشمیر کے لئے نہایت شاندار خدمات انجام دی تھیں۔ بدل ڈالا ظاہر تھا۔ کہ نئے نظام کی راہ میں سخت مصائب حائل ہوں گے جن پر قابو پانے اور نظام کو مستحکم یا سود مند بنانے کیلئے ایک وقت درکار تھا۔ اور اسطرح مسلمانوں کی اس مقتدر جماعت کو جس نے تحریک کشمیر کو کامیاب بنانے میں اس قدر کام کیا تھا۔ بے بس کر کے رکھ دیا۔ اور اس کا وجود

جلسوں اور مناظروں کے متعلق ضروری اعلان

بعض جماعتیں بلا اطلاع اور بغیر منظوری مرکز مناظرے اور جلسے مقرر کر لیتی ہیں۔ مرکز پر پھر مبلغین کے لئے زور دیتے ہیں۔ کہ ضرور بھیجے جائیں۔ پس تمام جماعتوں کو یہ نوٹ کر لینا چاہیئے کہ جب تک مرکز سے منظوری نہ لے کر جلسہ یا مناظرہ مقرر نہ کیا جائے گا۔ اس موقعہ پر مبلغین بھیجنے کی ذمہ واری مرکز پر نہ ہوگی۔ اگر کسی جگہ مخالف مناظرہ کا چیلنج دیں۔ تو اس سے مرکز کو اطلاع دیں اور تاریخ ایسی مقرر کرنی چاہیئے۔ جس پر مرکز سے مبلغ پہنچ سکیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

آج عملاً مفقود ہو چکا ہے۔ جماعت احرار اس سے قبل معاملات کشمیر سے عملاً علیحدہ ہو چکی تھی اور اس طرح اہل کشمیر مسلمانان ہند کی عملی امداد سے قطعاً محروم کر دیئے گئے۔

کشمیر میں خانہ جنگی کا ڈھونگ

سازشیوں نے اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہا اور یہ امر کہ احمدیت کا الزام فقط ایک بہانہ تھا۔ جلد ہی ظاہر ہو گیا۔ اور ہر چند کہ کشمیر کمیٹی کا نظام بدل چکا تھا۔ تاہم حکومت کے ایجنٹوں نے دوسرے بہانوں سے شرارت پھیلانی شروع کر دی۔ اور جب کشمیر کے معاون اجزاء معطل یا بیکار کر لئے گئے تھے۔ زیادہ سرگرمی سے کام کیا گیا۔ ظاہر ہے کہ فساد برپا کرنا مشکل کام نہیں خصوصاً جب روپیہ پانی کی طرح بہایا جائے چنانچہ سرینگر میں ایک پندرہ سال کے پرانے تنازع کو از سر نو زندہ کر کے ایک چھوٹا سا ہنگامہ کھڑا کر دیا گیا جس میں ایک آدمی زخموں سے جانبر نہ ہو سکا۔ البتہ اخبارات میں ایسے پُر شور بیانات شائع کئے گئے۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ کشمیر میں ایک قیامت بپا ہے۔ یہ تنازعہ بیرداغطین کے درمیان مسجدوں کے متولی ہونے کے متعلق تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اس معاملہ کو کوئی بھی سیاسی یا قومی اہمیت حاصل نہ تھی۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ دربار ان دنوں جموں میں تھا۔ لیکن مسٹر مہتہ سرینگر میں براجمان تھے۔

شیخ محمد عبد اللہ پر حکومت کا وار

شیخ محمد عبد اللہ صدر مسلم کانفرنس نے اخبار کی چالوں کو بارور ہوتے دیکھ کر مسلمانوں کو شرارت پسندوں کے ارادوں سے مطلع کیا۔ اور دوسری طرف مہتہ پارٹی کی سازشوں کا انکشاف کرنا چاہا اس سے قبل مسلمانان جموں نے شیخ محمد عبد اللہ اور چوہدری غلام عباس کی سرکردگی میں مسٹر مہتہ کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا۔ اور اب شیخ محمد عبد اللہ ٹھاکر کرتار سنگھ اور مسٹر مہتہ کی برطرفی کے مطالبہ کو کانفرنس کے اجلاس میں پیش کرنے والے تھے۔ ادہر ان لوگوں نے اپنی سازشوں کو کامیاب ہوتے دیکھ کر دربار میں اس امر پر زور دیا۔ کہ عبد اللہ کے مخالفین بڑھ رہے ہیں۔ کشمیر کمیٹی اور مجلس احرار عضو معطل بنا دی گئی ہیں۔ اور خانہ جنگی کا بہانہ موجود ہے اگر اس وقت عبد اللہ کے اقتدار کو زائل کر دیا جائے تو مسلمانوں کا سیاسی شیرازہ بکھر جائے گا۔ اور تحریک کشمیر ہمیشہ کی نیند سو جائیگی چنانچہ مہاراجہ کشمیر نے اپنے بدخواہ مشیروں کی باتوں میں آکر اپنے قلم سے شیخ محمد عبد اللہ کی گرفتاری کے احکام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرینگر کے نام جاری کر دئے۔ چنانچہ شیخ صاحب کو گرفتار کر کے ادھم پور جیل کی گرم آب و ہوا میں نظر بند کر دیا گیا۔

دور استبداد

انسان کو ایک غلطی چھپانے کے لئے بیسیوں غلطیاں کرنی پڑتی ہیں۔ حکومت کشمیر ایک ابتدائی غلطی شیخ محمد عبد اللہ کی گرفتاری کے متعلق کر چکی تھی۔ اب اسے اپنے جھوٹے وقار کے قیام کے لئے بدترین اور فاش غلطیاں کرنی پڑیں۔ اور بربریت اور استبداد کے زبردست مظاہروں سے اس نے لوگوں کے متحدہ اور پُر جوش مطالبہ کو ٹھکرا دینا چاہا۔ پھر سے راجہ ہری کشن کول کے عہدہ کے فرسودہ اور ناکارہ حربہ یعنی برما آرڈی ننس کا استعمال کیا گیا۔ جس کی رو سے مردوں عورتوں اور بچوں کے پُر امن جلوسوں پر گولیوں۔ سنگینوں اور لاٹھیوں کی بارش کی گئی۔ لوگوں کو انسانیت سوز سزائیں دی گئیں انہیں ٹکٹکیوں پر چڑھایا اور قید و بند میں ڈالا گیا۔ لیکن مسلمانوں کے پائے ثبات میں لغزش نہ کی۔

عذر گناہ

بے گناہ تھا یا پر یہ وحشیانہ مظالم اگر صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش ہوتے تو ضروری تھا۔ کہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے حکومت کشمیر کے خلاف غم و غصہ کا وہ طوفان اٹھتا جس کا تھمنا ناممکن ہوتا۔ لیکن مسٹر مہتہ اور ٹھاکر کرتار سنگھ نے جو تمام پولیٹیکل معاملات میں مختار کل ہیں اس امر کا پورا پورا انتظام کر لیا۔ کہ اہل کشمیر کی مظلومیت کی داستان بیرونی دنیا تک نہ پہنچے اور اس غرض سے تار اور ڈاک پر سنسر قائم کر دئے گئے ریاستی پریس کو عارضی طور پر بند کر دیا گیا اور سخت پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ تاکہ سوائے سرکاری بیانات کے کوئی خبر شائع نہ ہونے پائے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس امر کا زبردست پروپیگنڈا کیا گیا کہ حکومت کشمیر جو کارروائی کر رہی ہے۔ وہ محض مسلمانوں کی دو جماعتوں کے باہمی فساد کو فرو کرنے کی غرض سے عمل میں آرہی ہے اور یہ کہ موجودہ ہنگامہ خیزی محض جماعتی ہے نہ کہ ایک سیاسی تحریک۔ میں شروع میں ہی بتا چکا ہوں۔ کہ کس طرح راجہ ہری کشن کول نے مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد کو فرقہ وارفساد سے تعبیر کرنا چاہا تھا۔ اب بھی وہی حربہ کام میں لایا گیا ہے اور مسلمانوں کی مظلومیت پر پردہ ڈالنے کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے اور بار بار اس امر کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں بدترین سیاسی اختلافات رونما ہیں اور یہ کہ وہ ایک دوسرے کی جان کے لاگو ہو رہے ہیں اور یہ سب کچھ محض اس غرض سے ہے کہ برطانوی ہند کے مسلمانوں کو دھوکے میں رکھا جائے۔ اور وہ کشمیری مسلمانوں سے مایوسی اور بیزاری ظاہر کریں اور ان کی حمایت کے لئے آمادہ نہ ہوں مجھے افسوس ہے کہ یہ پروپیگنڈا حیرت انگیز طور پر کامیاب ہو رہا ہے اور چند در چند وجوہ سے مسلمانان ہند اس دفعہ اہل کشمیر کی مدد کے فرائض سے عہدہ برآ نہ ہو سکے۔

ایک سوال

میں ان وزرائے سلطنت سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر کشمیر کے واقعات جماعتی فساد کا نتیجہ ہیں۔ تو اس کی کیوں ضرورت پڑی۔ کہ حکومت اس قدر متشددانہ پالیسی اختیار کرے۔ کیا جب گزشتہ ستمبر میں کشمیری پنڈتوں نے فرقہ وارانہ فتنہ و فساد برپا کیا تھا۔ تو ان کے لئے بھی برما آرڈی ننس جیسے سخت گیر قوانین نافذ کئے گئے تھے۔ کیا جب آئے دن برطانوی ہند میں ہندو مسلم فساد ہوتے رہتے ہیں وہاں اس قدر تشدد کی پالیسی اختیار کی جاتی ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا مشق ستم کے لئے مسلمانان ریاست ہی کو انتخاب کیا گیا ہے۔ اس کے ماسوا جموں میں جہاں مسلمان انتہائی طور پر امن پسند ہے اور جہاں لیڈر بغیر کسی مزاحمت کے گرفتار ہوتے رہے ہیں۔ ایسے متشددانہ قوانین کا نفاذ کیونکر حق بجانب ہو سکتا ہے جبکہ یہاں فرقہ وارانہ یا جماعتی اختلاف کا شائبہ تک بھی باقی نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت نے سخت گیری کے مظاہروں سے اور دار و گیر کی دہشت سے لوگوں کو ہراساں کر کے ان کو اپنے جائز حقوق کے اصول سے باز رکھا ہے۔ لیکن مسٹر مہتہ اور کرتار سنگھ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آرڈی ننس کی حکومت کاٹھ کی ہنڈیا ہے۔ اور خود اپنے آپ میں اپنی تباہی کا سامان رکھتی ہے اور شورش کا حقیقی علاج مظالم اور دہشت انگیزی نہیں بلکہ تالیف قلوب کا سامان پیدا کرنا ہے۔

ناکام وزراء کی آخری چال

جب انتہائی تشدد کے باوجود مسٹر مہتہ اور ٹھاکر کرتار سنگھ وغیرہ وزراء کو مسلمانوں کو کچل ڈالنے کی کوشش میں شدید ناکامی ہوئی اور ریاست بھر کا امن و امان فقط خواب و خیال بن کر رہ گیا تو بجائے اعتراف شکست کے انہوں نے ایک نہایت خطرناک اقدام کیا۔ آل کشمیر مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے صدر کی گرفتاری کے معاً بعد ایک فوری میٹنگ طلب کی تھی۔ مسٹر مہتہ کے احکام سے ورکنگ کمیٹی کے ان اراکین کو جن سے ایک دلیرانہ پروگرام کی ترتیب کا احتمال تھا۔ یا تو گرفتار کر لیا یا امتناعی نوٹس دے کر اجلاس کی شمولیت سے روک دیا گیا۔ جموں میں مجاہد ملت چوہدری غلام عباس اور مسٹر عبد المجید قریشی کو گرفتار کر لیا گیا۔ مولوی محمد حسین۔ ڈاکٹر بشیر محمد خان قیس۔ شیخ غلام قادر کو امتناعی نوٹس جاری کر دئے گئے۔ میرپور والوں کو شمولیت سے روک دیا گیا۔ مظفر آباد سے میاں احمد یار وکیل اور مولوی محمد سعید کو روک دیا گیا۔ اسی طرح پونچھ سے مندوبین کو روک دیا گیا۔ لیکن اس کے خلاف شیخ عبد الحمید ایڈووکیٹ جموں اور میر حسام الدین مظفر آبادی اور اسی قسم کے اور افراد پر کوئی پابندی عائد نہ کی گئی۔ اسی طرح سرینگر اور دیگر مقامات میں بھی ایسے عنصر کو جو حکومت کے مفید مطلب تجاویز پاس کرنے میں حکومت کا آلہ کار بننا چاہتا تھا قید کر دیا گیا۔ اور ایک گہری سازش کے ماتحت کانفرنس کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں دیدی گئی جو یا تو قید و بند کے مصائب کے نا اہل ہونے کی وجہ سے کسی عملی حصّہ

ہیں اقدام سے ڈرتے تھے۔ یا حقیقتاً حکومت کے کارندے تھے۔ اور حکومت سے سازش کر کے مسلمانوں کے نظام کو برباد کرنے کیلئے کانفرنس میں شریک ہوتے۔ ان لوگوں نے باقی ریاست والا پالیسی پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اور حکومت سے

شمیم جہیز سٹور دہلی

اگر پردے کا لحاظ اور آنے جانے اور چلنے پھرنے میں آسانی چاہتی ہو تو مندرجہ ذیل برقعے جن کی قیمتیں حسب ذیل ہیں بنا کرو - برقعہ بغدادی - برقعہ مصری - برقعہ شرعی - لٹری سلک - بائیس روپے - الپکا - ۲۰ روپے - اٹیلین - ۱۵ روپے - نرما - ۱۲ روپے لٹھہ - ۷ روپے - اس کے علاوہ کامداتی دوپٹے - زردوزی کا کام شلواروں کی موریاں - ساریاں - اس میں بنارسی لٹری - جمپرز - بچے کی گوٹ ہیمک فیتے - کرن - محرم - کٹاؤ اور کیکری کے خوان پوش - پلنگ پوش - چنیر پوش اور تمام جہیز کا سامان آرڈر بھیجنے پر بذریعہ وی پی روانہ کیا جا سکتا ہے - فرمائش ہر رنگ - ڈیزائن جسامت اور پیمائش سے مطلع فرمایا جاوے - باقی حالات و معاملات بذریعہ خط و کتابت طے کئے جا سکتے ہیں اے ایم شمیم مالکہ شمیم جہیز سٹور - تراہا بہرام خان کوچہ تاراچند دہلی

لکل داءٍ دواءٌ

میں اشتہاری حکیم نہیں میرا مقصود ہمدردئ خلائق ہے - میں عرصہ ۲۲ سال سے سِل و دق و دیگر بیماروں کا معالج ہوں - اس وقت مسمی محمد خاں موضع نورنگ تحصیل کھاریاں بیمار سِل خدا کے فضل سے صحتیاب ہو کر چل پھر رہا ہے جسے ڈاکٹروں نے چند روز کا مہمان قرار دیدیا تھا - یہ ہے صداقت حدیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ ثبوت جو صاحب چاہیں مجھ سے فائدہ اٹھائیں بذریعہ خط و کتابت

خاکسار حکیم محمد قاسم قریشی احمدی ازالہ موسٹی (گجرات)

زراعتی آلات و دیگر مشینری

آہنی رہٹ - آہنی خراس ریل چکی انجن کے بیلنہ جات - انگریزی ہل - چارہ کترنے (چاف کٹرز) بادام روغن نکالنے - قیمہ بنانے - چونہ پیسنے - چاولوں اور سیویاں کی مشینیں دستی پمپ زراعتی و دیگر مشینری اعلیٰ اور بارعایت خرید نے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے - ایک دفعہ آزمائش شرط ہے - اصلی و اعلیٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ

ایم - اے - رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ (پنجاب)

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے - جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا بالکل آسان ہو جاتی ہیں - بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے - قیمت معہ محصول صرف ۱؎

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

ضرورت رشتہ

ایک معزز خاندان کے احمدی دوست عمر ۳۴ سال جو کہ گورنمنٹ آف انڈیا میں ۲۷۰/- روپے ماہوار تنخواہ کے مستقل ملازم ہیں - ضرورت شرعی کے ماتحت نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں - مستقل سکونت کیلئے قادیان میں زمین بھی خریدی ہوئی ہے - موجودہ بیوی سے تین خورد سال بچے ہیں - لڑکی کنواری یا کم عمر بیوہ خوبصورت اور تعلیم یافتہ ہو - اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہو - خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں - ت - ج - معرفت شیخ عبد الحکیم احمدی ہیڈ کوارٹر رائل ایر فورس - شملہ

کنارسی رونس

مردوں اور عورتوں کی مخصوصہ امراض کے لئے اکسیر ہے - ضائع شدہ طاقت کو از سر نو بحال کرتی ہے - صالح خون پیدا کر کے جسم میں چستی پیدا کرتی ہے - ہر قسم کی اعصابی امراض کے لئے نافع ہے - امراض مستورات یعنی بے قاعدگی ایام ماہواری یا سیلان الرحم میں اکسیر ثابت ہو چکی ہے - نرینہ اولاد کے خواہشمندوں کے لئے تحفہ نایاب ہے - اس کے استعمال سے وضع حمل میں بہت آسانی پیدا ہو جاتی ہے - مائیں اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے حالت شیر خوارگی میں خود استعمال کریں - اس سے دودھ بڑھتا ہے اور بچہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے - اس کا ایک دفعہ کا استعمال آپ کو اس کا گرویدہ بنا دے گا - گرمی سردی میں یکساں نافع ہے - کیونکہ کوئی سمّی کشتہ وغیرہ اس میں نہیں پڑتا - لہٰذا کسی طبیعت کو بھی نقصان نہیں دیتا - قیمت رعایتی شیشی عہ ۔ مکمل خوراک تین شیشی ہے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

دلکشا منجن

امراض دندان میں اس سے بہتر نافع آپ کو کوئی منجن نہیں مل سکتا - اس سے پائیوریا جیسی موذی مرض بھی رفع ہو جاتی ہے - دانتوں کو مضبوط اور سفید چمکیلا کرتا ہے - منہ کی بدبو اور مسوڑھوں کی گندگی کو دور کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۵ تولہ ۱۰/ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

سرمہ نورانی

آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے - ککروں جیسی موذی مرض چند دن میں دور ہو جاتی ہے - اگر اس کے استعمال سے فائدہ نہ ہو - تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائے گی

قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

سرمہ نور افزا (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سرمہ قیمتی اجزاء سے مرکب ہے - بینائی کو قائم اور آنکھوں کو مختلف عوارض سے محفوظ رکھنے میں سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے - آنکھوں کے جملہ امراض - دھند - غبار - جالا - ککرے - خارش چشم - آنکھوں سے پانی آنا - لیسدار رطوبت کا نکلنا - پرانی سرخی - ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرض کل امراض کا واحد علاج ہے - جو لوگ کثرت مطالعہ اور باریک بینی سے قوت بینائی کمزور کر بیٹھے ہوں - یا عینک کے عادی ہو کر قدرتی طاقت کو بیکار کر دیا ہو - انہیں اس سرمہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے - یہ سرمہ جملہ حجابات چشم کو دور کر کے آئندہ آنے والے عوارض سے آنکھ کو محفوظ رکھتا ہے - جنکی نظر روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہو - وہ اس سرمہ کے استعمال سے زائل شدہ طاقت کو بحال کرلیں - اس بے نظیر سرمہ کے استعمال کے بعد آپ کو انشاء اللہ پھر کسی اور سرمہ کی تلاش نہ رہے گی

قیمت فی تولہ دو روپیہ (۲) پتہ - عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہندو مہاسبھا کے ایک وفد نے ۸ جولائی کو سپیشل کمشنر الور سے ملاقات کی اور شکایت کی۔ کہ تجارا کے پناہ گزین اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں۔ مگر ان کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں۔ انہیں یقین دلایا گیا۔ کہ حفاظت کا انتظام مکمل ہے۔ نیز مصیبت زدہ افراد میں کپڑے وغیرہ تقسیم کرنے کی اجازت طلب کی۔ جو دیدی گئی۔ وفد نے میواتیوں کے خلاف بھی بہت کچھ کہا۔ سپیشل کمشنر نے انہیں مطلع کیا۔ کہ زبردستی چندہ وصول کرنے کے خلاف ایک آرڈیننس جاری کر دیا گیا ہے۔

پبلسٹی افسر بہاولپور نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ ہز ہائی نس کے ۲۰ جون والے فرمان کے باوجود حکومت بہاولپور نے اخباروں کو فروخت کرنے کا بندوبست کر رہی ہے۔

جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے ۱۰ جولائی ستر ہزار فوجیوں کے مجمع میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں بیس لاکھ بیکاروں کو کام پر لگا دیا ہے۔ ہمارے سامنے بہت عظیم الشان کام ہیں۔ جو ہم کر کے چھوڑینگے اور کوئی طاقت ہمارا راستہ نہیں روک سکتی۔

علاقہ گجرات (پنجاب) میں ۱۰ جولائی کو شدید بارش ہوئی جس کے باعث دریائے چناب اور جہلم میں طغیانی آرہی ہے سپرنٹنڈنٹ پولیس سرائے عالمگیر میں کیمپ ڈالے ہوئے ہیں۔ تاکہ حالات سے آگاہ رہیں۔ تمام تھانوں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ ہر وقت احتیاطی تدابیر کے لئے تیار رہیں۔

اقتصادی کانفرنس کے متعلق لنڈن سے ۱۰ جون کی خبر ہے۔ کہ جب تحریک التوا پیش ہوئی۔ تو ہنگری میکسیکو اور روس کے مندوبین نے کوئی رائے نہ دی۔ چھ التوا کے حق میں اور سات اس کے خلاف تھیں۔ ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا۔

حکومت بمبئی نے ایک مقامی روزانہ مرہٹی اخبار "اکال" کی چھ ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ اخبار مذکور نے انڈیمان کے بھوک ہڑتالیوں کے متعلق ایک مضمون شائع کیا تھا

حکومت فرانس نے رودبار انگلستان کے ساحل سے لے کر ساحل بحیرہ روم تک اپنی مشرقی سرحد کے ساتھ ساتھ زمین دوز قلعوں کی ایک زنجیر بنا رکھی ہے۔ جن میں سالم کی سالم فوج سطح زمین سے ڈیڑھ سو گز نیچے رہ سکتی ہے۔ اس کے لئے رسد وغیرہ کا ایسا انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اسے ایک سال تک کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔ سرکاری اعلان کے مطابق ان قلعوں پر ۱۹ کروڑ پونڈ صرف ہو چکے ہیں۔ اور ابھی گیارہ کروڑ اور ہونگے۔ اہل یورپ ایک طرف تخفیف اسلحہ کی کانفرنسیں کر کے امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس قدر زبردست جنگی تیاریاں کر رہے ہیں۔

شاہی مسجد لاہور کے خطیب مولوی معوان حسین صاحب ۱۱ جولائی اپنے وطن رام پور میں انتقال کر گئے۔

سوویٹ روس کے وزیر خارجہ کی کوشش سے انگلینڈ اور امریکہ نے روس سے ۲ ½ کروڑ پونڈ کا تیل خریدنا منظور کر لیا ہے اس کے عوض روس نے امریکہ اور فرانس سے ½ ۱ کروڑ پونڈ کا آہنی سامان اور دھار خریدنا منظور کیا ہے۔

اقتصادی کانفرنس میں جرمنی کے وفد کے لیڈر نے ایک میمورینڈم پیش کیا تھا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ روس کے چند ایک علاقے جرمنی کے حوالے کر دئیے جائیں۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کمیونسٹ پارٹی کا سرکاری اخبار لکھتا ہے کہ ہم ان نازیوں کو جن کے دماغ دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ روس اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ اور جو لوگ اس کے کسی علاقہ پر قبضہ کا خیال کرتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح سبق سکھا سکتا ہے۔ اور اگر اس قسم کا اقدام کیا گیا۔ تو روس نہ صرف اپنے علاقہ کی حفاظت کریگا۔ بلکہ حملہ آور کے علاقہ کو بھی اپنے قبضہ میں کر لیگا۔

کانپور میں ایک سکھ پر ۳۶ ۱ انچ لمبی کرپان رکھنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ۱۱ جولائی اس کی پیشی کے موقعہ پر بہت سے سکھ ایسی ہی کرپانیں پہن کر عدالت کے باہر آ موجود ہوئے۔ پولیس نے گیارہ سکھوں کو گرفتار کر کے چالان کر دیا۔ اور عدالت نے سب کو ۵۰ روپیہ فی کس جرمانہ یا ۱۵ روز قید کی سزا دی۔

شملہ سے معاصر ریاست کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہاں اعلیٰ طبقوں میں یہ افواہ ہے۔ کہ حکومت کا منشاء ہے۔ مہاراجہ پٹیالہ اپنے ولی عہد کے حق میں تخت سے دست بردار ہو جائیں اور وہاں ایک انتظامیہ کونسل بنا دی جائے۔ جس کا صدر انگریز ہو۔ مہاراجہ پٹیالہ نے حکومت سے کئی کروڑ روپیہ قرض مانگا تھا۔ تا موجودہ قرضہ بے باق کر دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت اس شرط پر یہ روپیہ دے گی۔

مہاراجہ پٹیالہ کے خلاف مظاہرہ کرنے کے لئے جلوس وغیرہ نکالنے کی امرتسر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے ممانعت کر دی گئی تھی۔ جس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۱۱ جولائی کو ریاستی پرجا منڈل کے زیر اہتمام ایک جلوس نکالا گیا۔ پولیس نے سات عورتوں کو گرفتار کر لیا۔ لیکن تین گھنٹہ حراست میں رکھنے کے بعد رہا کر دیا۔

مہاراجہ کشمیر کی طرف سے ۱۰ جولائی کو میرپور میں زمیندار وں کے ایک مجمع عام میں وزیر وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب نے ۵۲ ہزار روپیہ جو ہر سال بطور مالکانہ زمینداروں سے وصول کیا جاتا تھا۔ معاف کر دیا ہے۔

سی پی کونسل میں ایک ممبر نے اس مطلب کا ریزولیشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ۳۱ جولائی سے قبل تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے۔ گورنر نے اس کے پیش ہونے کی اجازت دیدی ہے۔

حکومت سرحد نے مختلف جیلوں سے آٹھ صد کے قریب سرخپوش رہا کر دئے ہیں۔ لیکن ان کے لیڈروں کو رہا نہیں کرے گی۔

شیخ محمد عبداللہ صاحب کی رہائی کے متعلق سری نگر سے ۲۲ جولائی کی خبر مظہر ہے کہ ۲۸ جون کے بعد چھ ہفتے پورے ہونے پر آپ کو رہا کیا جائیگا۔ اس لئے شہر میں بہت بےچینی پھیلی ہوئی ہے۔ ۱۰ جولائی کو لوگوں نے مکمل ہڑتال کی۔ اور جلسہ کر کے آپ کو جیل میں رکھنے کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔

پونا کانفرنس کا اجلاس ۱۲ مئی کو پونے دو بجے شروع ہو گیا۔ اخبارات کے نمایندوں کو شرکت کی اجازت نہیں دی گئی۔ اگرچہ چار سو سے زائد اصحاب کو دعوت شرکت دی گئی تھی۔ مگر ڈیڑھ صد سے زائد شریک نہیں ہوئے۔ گاندھی جی نے ۲۲ منٹ افتتاحی تقریر کی۔ جس میں تمام امور بحث طلب بیان کر دئے۔ اختتام پر ایک مصدقہ رپورٹ شائع کی جائیگی معلوم ہوا ہے کہ ایک یا دو کے سوا باقی سب مقررین نے جنہوں نے بحث میں حصہ لیا۔ یہی رائے دی کہ حکومت قیدیوں کو رہا کرے یا نہ کرے۔ سول نافرمانی کو واپس لے لیا جائے۔

وزیر آباد کے مشہور رئیس اور رہنما راجہ اکرام اللہ خاں ۱۲ جولائی کو اپنے گرمائی دولتکدہ واقع ضلع کانگڑہ میں فوت ہو گئے۔

دارالعوام میں ۱۰ جولائی کو ایک طویل بحث مباحثہ کے بعد متحدہ طور پر فیصلہ کیا گیا۔ کہ عالمگیر اقتصادی کانفرنس کو جاری رکھنا چاہیئے۔

ٹوکیو سے ۱۱ جولائی کی خبر ہے کہ وہاں ایک خوفناک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ جو وزیر اعظم اور دوسرے وزراء کو قتل کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی